سوال

(1213)اولاد میں عدل

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت کی اولاد ہے جو آپس میں حقیقی بھائی نہیں ہیں۔ عورت نے اپنے حصے سے ایک بچے کو کچھ ہبہ کر دیا، دوسروں کو کچھ نہیں دیا، پھر اس کی وفات ہوگئی۔ وہ خود اسی مکان میں مقیم تھی جو اس نے ہبہ کیا تھا، توکیا اس کا صدقہ صحیح ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگروہ ہبہ قبضہ میں نہیں لیا گیا تھاا، حتیٰ کہ اس کی وفات ہوگئی توائمہ اربعہ کے مشہورقول کے مطابق اس کا یہ ہبہ باطل ہوجائے گا۔ اوراگروہ قبضے میں دے چکی تھی تواس کا یہ عمل یعنی صرف ایک شخص کےلیے ہبہ خاص کرنا جائز نہیں، بلکہ یہ اس کے اوردوسرے بھا ئیوں کے درمیان مشترک ہوگا۔

اگرصدقہ کیاگیا مال صدقہ کرنے والے کے قبضے ہی میں ہو، حتیٰ کہ اس کی وفات ہوجائے توباتفاق ائمہ ان کے مشہورقول کے مطابق وہ صدقہ باطل ہوجاتا ہے۔ اگرکوئی حاکم اسے ثابت بھی کرے، تواس کا یہ فیصلہ اس کو صحیح نہیں کرسکتا جبکہ دوسرے وارث موجودہوں تواس صورت میں کوئی صاحب علم اس طرح کا فیصلہ نہیں دے سکتا، سوائے اس کے کہ مسئلہ کی شکل ہی کوئی اورہو۔

اگرصاحب صدقہ نے اپنا صدقہ اس شخص کے حوالے کردیا ہوجسے وہ دینا تھا، توعلماء کے نزدیک معروف ہے کہ یہ صدقہ اسی صورت میں درست ہوگا جب اس کی کوئی اوراولادنہ ہو۔ اگراس کی اوراولاد بھی ہو توضروری ہے کہ انہیں بھی اسی طرح کا صدقہ دے ورنہ اسے واپس لینا واجب ہوگا۔

صحیح احادیث میں آیا ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے ایک غلام بطورعطیہ عنایت کیا تو میری والدہ عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اس کےلیے اس وقت تک راضی نہیں ہوسکتی جب تک کہ آپ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ بنالیں جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے توآپ نے میرے والد سے دریافت فرمایا: کیا تیرے اوربچے ہیں؟ کہا کہ ہاں۔ فرمایا: ''توکیا تونے سب کواسی طرح کا مال دیا ہے جواسے دیا ہے؟''کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اس پر کسی اور کو گواہ بنا لو۔'' (سنن ابي داؤد،کتاب الاجارة،باب في الرجل يفضل بعض ولده في النحل،حديث ومسند احمد بن حنبل:4/258،حديث:18389۔) دوسرے الفاظ یوں ہیں: ''مجھے گواہ نہ بناؤ، میں ظلم پر گواہ نہیں بن سکتا، اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اوراپنی اولادوں میں عدل کیا کرو۔''

چنانچہ وہ اس نے لوٹالیا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 858

محدث فتویٰ